Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ھ، ۲۷ وفا ۱۳۶۸ ہش، ۲۷ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۷۰

اخبار احمدیہ

لندن

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کا وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کا دورہ - ۱

گوئٹے مالا میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے دستِ مبارک سے پہلی بیت الذکر کا افتتاح

ملک کے نائب صدر نے تقریب افتتاح میں شرکت کی اور خطاب فرمایا

اللہ کے گھروں کی تعمیر کا مقصد بنی نوع انسان کے درمیان محبت اور رواداری پیدا کرنا ہے: حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اس بیت الذکر اور مشن کی تعمیر کے اخراجات مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب آف کینیڈا نے ساہیوال کے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی طرف سے ادا کئے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ سے ۶ جولائی ۱۹۸۹ء تک وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کا دورہ فرمایا حضور ۲ اور ۳ جولائی کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے بارہ بجے بذریعہ پرواز نمبر PA ۱۴۱۵ روانہ ہوئے۔

اس خطۂ زمین پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس جانشینوں میں سے کسی امام جماعت احمدیہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی خوبصورت محل وقوع میں تقریباً ۱/۲ ۲ ایکڑ زمین میں ایک بلند جگہ پر نو تعمیر شدہ نہایت خوبصورت بیت الذکر موسومہ بہ بیت الاوّل کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ دو منزلہ یہ بیت الذکر ایک گنبد اور ۷۵ فٹ بلند خوبصورت مینار کے ساتھ دور دور سے دیکھنے والوں کو نظر آتی ہے۔ پہلی منزل میں تقریباً ۲۲۵ مرد نماز ادا کر سکتے ہیں اور دوسری منزل میں قریباً اتنی ہی تعداد میں خواتین کے لئے نماز کی جگہ مخصوص ہے بیت الذکر کے ساتھ دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس خطۂ زمین پر خدا کے گھر کی تعمیر ایک عظیم الشان تاریخی اہمیت کا واقعہ ہے

اس مشن اور بیت الذکر کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرم چوہدری الیاس صاحب صدر جماعت کیلگری (کینیڈا) نے ذاتی طور پر برداشت کئے۔ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ساہیوال میں اسیرانِ راہِ مولیٰ کے ساتھ اسیر تھے۔ جب ان کی جیل سے رہائی ہوئی تو اس موقعہ پر انہوں نے خوشی اور اظہارِ تشکر کے طور پر اسیرانِ راہِ مولیٰ کے نام پر وسطی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے مختلف ممالک میں سات مشن ہاؤس بنا کر جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ ان کی اس پیشکش میں یہ سب سے پہلا مشن ہے جو انہوں نے تعمیر کر کے جماعت کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اس عظیم الشان تاریخی اہمیت کے حامل سفر میں حسبِ ذیل افراد کو حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار نصیر احمد قمر پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم ملک اشفاق احمد صاحب افسر حفاظت اور مکرم کریم حیات صاحب۔ یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گوئٹے مالا میں حال ہی میں اس مشن اور بیت الذکر کی تعمیر کے ساتھ جماعت کے مشن کا آغاز ہوا ہے۔ اس وقت وہاں پر مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب آف کیلگری کینیڈا وقتاً فوقتاً اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں جاتے ہیں اور کچھ عرصہ وہاں قیام کرتے ہیں۔ ابھی تک باقاعدہ طور پر وہاں کوئی جماعت قائم نہیں ہو سکی۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ حسین عظیم الشان طور پر کامیاب رہا ہے اور مقامی لوگوں نے جس رنگ میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس سے یہ عظیم الشان توقعات وابستہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد وہاں ایک عظیم الشان جماعت قائم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس امر کا اظہار خود مقامی لوگوں نے اور بعض منسٹرز اور معززین نے بھی گفتگو کے دوران کیا کہ یہ پیغام بڑی تیزی کے ساتھ یہاں پھیلنے والا ہے۔

سیدنا حضور جب گوئٹے مالا

باقی صفحہ ۶ پر

مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر عزیزہ مکرمہ نعمانہ سلیم صاحبہ بنت مکرم محترم یوسف سلیم ملک انچارج صیغہ زود نویسی کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ عزیزہ نعمانہ سلیم کے نکاح کا اعلان قبل ازیں ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء کو مکرم ودود احمد صاحب بدر ابن مکرم عبدالستار صاحب بدر کے ساتھ بیت المبارک میں کیا گیا تھا۔

برات دارالصدر غربی سے روانہ ہو کر سوا پانچ بجے شام مکرم یوسف سلیم ملک کے مکان واقع دارالنصر غربی پہنچی۔ دعائیہ کارروائی کا آغاز ۱/۲ ۵ شام تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ظاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نے درثمین سے چند دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔

اس تقریب میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے افراد، سلسلہ کے بزرگان اور احباب و خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بہت بابرکت کرے اور مثمر بالثمرات حسنہ بنائے۔

میرے بیٹے عزیزم منور احمد نعیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام سعدیہ منور تجویز کیا ہے۔ نومولودہ مولوی تاج الدین صاحب کی پوتی اور چوہدری محمد اشرف صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے اور دین کی خادمہ بنائے۔

بیگم مولوی تاج الدین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ وفا ۱۳۶۸ ہش ۲۷ جولائی ۱۹۸۹ء

دعوت الی اللہ

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ افرادی تعداد کا سچائی سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر اس کا کوئی تعلق ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے مرسل آغاز میں اپنی سچائی کو کس طرح ثابت کرتے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تعداد سچائی کو کمک ضرور پہنچاتی ہے اور اس وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ سچائی کو جسقدر جلد افرادی قوت۔ تعداد کے لحاظ سے حاصل ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

سچائی کو پنپنے کے لئے مخالفت کی تو ضرورت ہے لیکن سچائی کبھی مخالفت کا مطالبہ نہیں کرتی اور لوگ ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ مخالفت ہے تو کم ہو اور اس کی بھی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ جہاں جہاں سچائی کو افرادی قوت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے وہ اپنے پاؤں زیادہ مضبوطی سے مستحکم کرتی چلی جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت امام جماعت اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خدا کے قریب لایا جائے اور سچائی کے اقرار سے انہیں سچائی کی کمک بنایا جائے۔ احمدیہ جماعت اس وقت پاکستان میں تشدد کے دور میں سے گذر رہی ہے۔ اس کی جائدادیں لوٹی جارہی ہیں۔ اس کے افراد کو مارا پیٹا جارہا ہے۔ اس کے مکان جلائے جارہے ہیں اور اس کی بیوت الحمد کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں۔ اس لئے بھی کہ ہم احمدی ہیں۔ اور اس سے زیادہ اس لئے کہ ہم کم ہیں اور کمزور ہیں۔ اگر کسی ملک کی آبادی پندرہ کروڑ ہو اور وہاں احمدی بارہ کروڑ کی تعداد میں بستے ہوں تو کیا ان پر کسی تشدد کا امکان رہے گا۔ ہرگز نہیں۔ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تو آپ نے دیکھا کہ پاکستان میں جو تشدد ہو رہا ہے اسے روکنے کا کیا طریق ہے۔ ہم اس طریق کی بات نہیں کر رہے جو ملکی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

میری راتیں اس کے دن ہیں لیکن کوئی بات نہیں
دن سے کمتر روشن میرے ہاں تو کوئی رات نہیں
دن کے پچھلے حصہ میں تو سورج کجلا جاتا ہے
رات کے پچھلے حصہ جیسی نوروں کی بارات نہیں

ابوالاقبال

سلمان رشدی
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

مانا کہ میرا ہجو نگاری نہیں شعار!!
دانستہ اس عمل کو کیا میں نے اختیار
سلمان رشدی! تُو نے کیا مجھ کو دلفگار
گمراہیوں سے تُو نے کیا رشتہ استوار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

ابلیس کا نصاب ہے تیرا مطالعہ
انسانیت سے تجھ کو نہیں کوئی واسطہ
حیوانیت کا تُو ہے مکمل مجسمہ!
تیری خباثتوں کا نہیں ہے کوئی شمار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

تُو نے درندگی کا کیا ہے مظاہرہ!
تیرے ضمیر میں ہے درندہ چھپا ہوا
انسانیت کو خون کے آنسو رُلا دیا!!
ہر اہلِ دل کو تُو نے کیا آج بیقرار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

تُو چل پڑا ہے کون سے رستے پہ نابکار
ممکن نہیں کہیں سے ترے واسطے فرار
تیرا یہ ظلم خود ہی کرے گا تجھے شکار
شیطان سے تُو مانگ بنفسِ چند مستعار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

بدبخت نامراد جو تُو نے کیا ہے کام
تجھ کو فنا کرے گا مرا جوشِ انتقام
میری زبان تیرے لیے تیغِ بے نیام
ناموسِ مصطفےٰؐ کی حفاظت مرا شعار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

تُو نے خریدا اپنے لیے ایسا اِک عذاب
دنیا و عاقبت ہوئی جس سے تری خراب
دونوں جہاں میں تُو ہوا موردِ عتاب
خاور کی اب زباں پہ ہے ایک ہی پکار
تجھ شاتمِ رسولؐ پر لعنت ہزار بار

(ناگی عبدالرزاق خاور)

یہ نظم مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب کے توسط سے ادارہ کو لندن سے موصول ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن (ریٹائرڈ) شمیم احمد خالد ۔۔۔۔۔ ستارہ امتیاز (ملٹری)

ٹیلیویژن دیکھنے کے آداب اور چند مشورے

کئی سال پیشتر برطانیہ کے مشہور زمانہ مؤرخ پروفیسر ٹائن بی کراچی تشریف لائے۔ وہاں انہوں نے دانشوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا اور بعد میں ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ کسی نے سوال کیا کہ آپ کے اندازہ کے مطابق مغربی تہذیب و تمدن کے عروج کا زمانہ اور کتنا عرصہ چلیگا۔ پروفیسر ٹائن بی نے جواب دیا کہ اس کا انحصار ایک حد تک مغربی قوموں کی ٹیلیویژن دیکھنے کی عادت پر ہے۔ اگر تو مستقبل میں ان لوگوں نے اپنا زیادہ وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر گذارا تو ان کو جلد زوال آجائے گا۔ لیکن اگر انہوں نے اسے اچھی طرح کنٹرول کر کے محدود کر لیا تو مغربی تہذیب میں ابھی کافی استقلال اور جان ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دسمبر ۸۶ء کے ایک خطبہ میں جماعت کو توجہ دلائی سال کے اختتام پر اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے گذشتہ سال کتنا وقت ضائع کیا۔ اور کتنے وقت کی بالارادہ قیمت وصول کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں حضور نے ٹیلیویژن کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور وقت کے ضیاع کے لحاظ سے ٹیلیویژن کو موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی لعنت قرار دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ٹی وی کے بعض پروگرام جو کہ علمی تحقیقاتی اور سیاسی موضوعات پر ہوتے ہیں۔ مفید بھی ہوتے ہیں۔ لیکن روزانہ ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر گھنٹوں وقت ضائع کر دینا نہائت نقصان دہ ہے۔ حضور نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جوں جوں ٹیلی ویژن کا رواج بڑھ رہا ہے۔ مطالعہ کا رواج کم ہو رہا ہے۔ حالانکہ مطالعہ نسبتاً بہت زیادہ مفید ہے مطالعہ کیلئے مواد انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ لیکن ٹی وی کا پروگرام تو اس پر ٹھونسا جاتا ہے۔ مطالعہ کے لئے ہزارہا کتب میں سے ہر کوئی اپنی ضرورت اور مقصد کے مطابق کتاب کا انتخاب کر سکتا ہے۔ لیکن ٹیلی ویژن پر انتخاب بہت محدود ہوتا ہے۔ اگر ملک میں ٹی وی کے ایک سے زائد چینل بھی ہوں تو بھی وہ صرف تفریح اور لہو و لعب کے پروگرام پیش کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لینے کی کوشش میں ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ افراد اور قومیں جو اپنا زیادہ وقت لہو و لعب میں خرچ کریں ان کے حصے میں سوائے زوال کے اور کیا آئے گا۔

یاد رہے کہ ٹیلیویژن پر اچھا پروگرام دیکھنا بھی وقت کے عمدہ استعمال کے نقطہء نظر سے ایک درجہ دوم یا درجہ سوم کی عادت ہے۔ ٹی وی دیکھتے وقت انسان کا جسم تو ساکن ہوتا ہی ہے۔ بعض اوقات ذہن بھی پورا بیدار نہیں ہوتا۔ ناظرین کے لئے سارا کام اور محنت تو پروگرام پروڈکشن ٹیم نے کر دی ہوتی ہے۔ اور ناظرین کو کھلی چھٹی ہے چاہیں تو نیم خوابیدہ حالت میں ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہیں ساتھ ساتھ گپیں بھی ہانکیں یا گاہے گاہے اٹھ کر چلے جائیں۔ غرضیکہ کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اس طرح جسم اور ذہن آسودگی ناکاری اور کاہلی کی طرف ہو جاتے ہیں۔ اور اگر پوری توجہ نہ کی جائے تو علمی پروگرام دیکھنے کے باوجود علمی افادہ محدود ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ٹیلی ویژن کے بعض پروگرام اچھے اور مفید بھی ہوتے ہیں اس لئے حتی الوسع اپنی عمر اور ذوق کے مطابق ان سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر ایسے کئی پروگرام ہوتے ہیں جن کو دیکھ لینا تربیتی اور دینی لحاظ سے معیوب نہیں۔ ان میں سائنس سپورٹس، مذہب، صحت، معلومات، کارٹون اور خبروں وغیرہ کے پروگرام شامل ہیں۔ ہر سہ ماہی میں نئے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ بہتر ہو گا کہ سہ ماہی کے اوائل میں پروگراموں کی شائع شدہ تفصیل کو بغور دیکھ کر ان میں سے ایسے پروگرام منتخب کر لئے جائیں جن کو مختلف اہل خانہ ہفتہ کے مختلف دنوں میں علمی یا تفریحی مقاصد کے لئے دیکھ سکیں۔ یہاں پر یہ عرض کرتا چلوں کہ بہت زیادہ معلوماتی پروگرام بھی محدود افادیت رکھتے ہیں۔ مثلاً میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ ناظرین سے پوچھا گیا ہجرت کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی معیت میں جو غلام تھا۔ اس کا نام بتائیں۔ کسی نے نام بتا بھی دیا۔ لیکن کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہو گا کہ ناظرین اپنے وقت کو ایسے مصرف میں لائیں جس میں اسوہ رسول ؐ اور صحابہ کرام رض کے قابل تقلید نمونہ پر عمل کرنے کی طرف رغبت ہو۔

خاکسار کو بعض موقعوں پر چند ایک شریف مغربی گھرانوں میں مہمان ٹھہرنے کا موقع ملا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں اچھے والدین اپنی اولاد کو بروقت سلا دینے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ ہر بچے کے سونے کا وقت مقرر ہے۔ اسوقت خواہ کیسا ہی ٹی وی پروگرام ہو۔ بچوں کو ان کے بیڈ روم میں علیحدہ کر دیا جاتا اور بتی بجھا دی جاتی۔ اوائل عمر میں میں نے رائل نیول کالج ڈارٹمتھ انگلستان میں تعلیم حاصل کی۔ کالج کے کمانڈنٹ کی طرف سے کیڈٹوں کے ہوسٹل میں ٹیلی ویژن مہیا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ نتیجۃً شاہی بحریہ کے تمام نوجوان زیر تربیت افسر اس سہولت سے محروم رہے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر مغرب کی زندہ اقوام کے اہل نظر اپنی نسلوں کو ٹیلیویژن کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے نظم و ضبط کا پابند کر سکتے ہیں تو ہم کیوں اس بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے میں اپنے آپ کو مجبور بنا لیتے ہیں خاکسار کا مشورہ یہ ہے کہ بچوں کو ٹیلی ویژن پر اوسطاً ایک ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ سے زیادہ وقت نہ دیا جائے۔ مفید پروگراموں کی لسٹ میں وہ اتنے وقت کے پروگرام کا انتخاب کر لیں اس کے باہر وہ اپنا وقت مطالعہ، کھیل کے میدان یا اپنی ذیلی تنظیم کی مصروفیات میں گذاریں۔

ضروری ہے کہ والدین بچوں کے تربیت کے لئے کچھ وقت ان کے ساتھ روزانہ صرف کریں۔ جو والدین اتنے مصروف ہیں کہ وہ بچوں کے لئے کچھ بھی وقت نہیں نکال سکتے وہ اپنے وقت کے صحیح استعمال سے بے خبر ہیں۔ بلکہ اپنے وقت کے ایک حصہ کے ضیاع کے مرتکب ہیں۔ اچھا ہو گا کہ گاہے گاہے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھا جائے اور حسب موقعہ مناسب انداز میں اپنے تبصرہ سے بچوں کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ اس طریق سے بچے پروگرام کے مضر اثرات غلط سوچ نیز غلط باتوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔

اب تو ٹیلی ویژن دیکھنے کے آداب بھی بیان کرنا ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ملاقاتی آجاویں تو ٹی وی بند کر دینا چاہیئے۔ یہ آداب مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ کہ مہمان جو آپ کو ملنے آیا ہے اس کو آپ توجہ نہ دیں۔ اور ٹی وی کو دیکھتے رہیں۔ پروگرام تو آتے ہی رہتے ہیں اور روزانہ آتے ہیں لیکن جو مہمان اپنا وقت نکال کر آپ کو ملنے آیا ہے اس کو وقت دینا آپ کا فرض ہے۔ اسی طرح ملاقاتیوں کو بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ جب آئیں تو کسی دلچسپ پروگرام دیکھنے کی فرمائش نہ کریں۔ کیونکہ بطور مہمان آپ نے میزبان کا وقت بھی لیا۔ خاطر مدارت سے بھی آپ مستفید ہوئے لیکن اگر سارا وقت آپ ٹی وی دیکھتے رہے اور پھر واپس چلے گئے تو یہ میزبان کی ہتک ہے۔ لہذا ایسے موقعوں پر ٹیلی ویژن کو نظر انداز کر دینا ہی میزبان اور مہمان کے لئے مناسب ہے

آج کل کی مصروف زندگی میں کھانا کھانے کا وقت ایک ایسا موقع ہے جب سب افراد خانہ اکھٹے جمع ہوتے ہیں۔ اس وقت کو خاندانی معاشرتی تعلق کو مضبوط کرنے اور ایک عمدہ ماحول میں اللہ تعالیٰ کی خورد و نوش کی نعمتوں سے متمتع ہوتے ہوئے خوشگوار، ہلکی پھلکی گفتگو میں صرف کرنا اچھا رہتا ہے۔ اس وقت کو ٹیلی ویژن دیکھتے ضائع کر دینا دانشمندی نہیں۔ ایسے گھرانے جہاں کھانے کے وقت ٹی وی چل رہا ہوتا ہے اور سب نظریں اسی پر مرکوز ہوتی ہیں۔ وہاں اہل خانہ میں باہمی ربط کا یہ روز کا نایاب موقع بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لہذا اچھا ہو گا کہ گھر میں یہ طریق رائج کیا جائے کہ کھانے کے اوقات میں ٹیلی ویژن بند رہے۔

نماز کے وقت ٹی وی بند کر دینا چاہیئے تاکہ اطفال بیت الذکر میں جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر نماز باجماعت ادا کریں۔ اگر نماز باجماعت کے اوقات کسی دلچسپ پروگرام کے دوران آتے ہوں تو بہتر ہو کا کہ ٹی وی کو بند کر دیا جائے اور پروگرام کو دیکھنا شروع ہی نہ کیا جائے ورنہ پروگرام کے دوران بچوں کو وہاں سے اٹھانا خاصا دقت طلب ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ماؤں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے بلکہ پروگرام کی قربانی دے کر بھی بچے کی نماز کی حفاظت کی جاوے۔ قرآن مجید میں سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو متنبہ کیا ہے کہ شیطان شراب اور جوئے جیسی بری باتوں سے تم میں باہمی عداوت اور بغض پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے۔ آج کل دیکھا گیا ہے کہ شیطان ٹیلیویژن کے لہوولعب کے پروگراموں کے ذریعہ سے روکتا ہے۔ لہذا احتیاط کرنی چاہیئے کہ ٹی وی نماز سے غفلت یا نماز باجماعت سے محرومی کا ہرگز باعث نہ بنے۔ نیز خیال رکھا جائے کہ اگر گھر میں کوئی نماز پڑھ رہا ہے تو ٹی وی کی آواز ایسی دھیمی رہے کہ اس تک نہ پہنچے۔

گھر کے دیگر افراد اگر کسی اور اہم بات میں مشغول ہوں مثلاً پڑھائی یا مطالعہ وغیرہ تو ٹی وی نہ چلائیں تاکہ ان کے مطالعہ میں مخل نہ ہو۔ اگر آواز کو دھیما رکھنے سے کام چل سکے تو مطالعہ کرنے والے سے پوچھ لیا جاوے۔

اگر چند افراد اکھٹے ٹی وی دیکھ رہے ہوں تو آواز کو اونچا یا دھیما کرنے سے پہلے آداب کے مطابق ان سے پوچھ لیا جاوے اسی طرح آپ کو پروگرام پسند نہیں تو چینل تبدیل کرنے سے پیشتر دوسرے ہم محفل ناظرین سے مشورہ کرلیں۔

اگر آپ کے ہاں ٹیلی ویژن سیٹ ہے اور پڑوسیوں یا بعض رشتہ داروں کے پاس نہیں تو حسب موقع واستطاعت اچھے پروگراموں پر انہیں بھی گاہے گاہے مدعو کر لیا جاوے تو یہ اخوت اور معاشرتی حسن پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ مثلاً پچھلے دنوں اولمپکس کھیلیں ہوئیں اگر آپ کے پڑوس میں کوئی ہاکی میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کے پاس ٹی وی نہیں تو قومی ٹیم کے میچ کے وقت انہیں مدعو کر لینا اچھا رہتا۔ اور پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی میں شمار ہوتا۔

آج کل وی سی آر بھی مہیا ہے اور اس کا رواج بڑھ رہا ہے پاکستان میں فی الوقت اچھے عمدہ صحت مند پروگراموں کی ویڈیو کیسٹوں کی شدید کمی ہے۔ اس لئے بہت سے معزز گھرانوں کو وی سی آر بیچنا پڑا۔ لہذا مناسب ہوگا کہ جن افراد کو استطاعت بھی ہے وہ بھی وی سی آر فی الوقت نہ خریدیں ورنہ صحتمند کیسٹوں کی غیر موجودگی میں بچے غیر اخلاقی اور ضیاعِ وقت والے پروگرام دیکھنے میں ملوث ہونگے۔ ہاں جہاں شہری جماعتیں مناسب سمجھیں وہ باہمی مشورہ سے ایک عدد جماعتی VCR خرید لیں جس پر گاہے گاہے جماعتی کیسٹ اور اچھے پروگرام تربیت اور دعوت الی اللہ کیلئے دکھائے جاسکیں۔

آخر میں ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتایا گیا کہ:۔ (ترجمہ)

یعنی تو وہ بزرگ ـــ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائیگا۔ ہم سب اس بزرگ ـــ کی جماعت ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ اور چوکنے رہیں کہ گھر میں پڑا ہوا ڈبہ ہماری انفرادی خاندانی اور جماعتی ترقی میں ہرگز روک نہ بنے۔

ایک خط

بزم شعروادب

ـــــ برطانیہ

برادرم مکرم ومحترم سیفی صاحب۔

ایک زمانہ سے آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا۔ ایک خط تو روزانہ ہی الفضل کی صورت میں اور الفضل میں آپ کے اداریہ۔ منظوم کلام اور ن س کے شذرات کی صورت میں مل جاتا ہے اور آپ کی یادیں سرسبزو تازہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہماری تسلی صرف اس سے نہیں ہو سکتی۔ آپ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ملے تو تسکین ہو۔ لہذا اب کچھ وقت نکال کر چند حروف لکھ بھیجیں۔

آج کل آپ کی شاعری جوبن پر ہے اور زورِ قلم اپنے عروج پر ــــ آپ روزانہ ہی یاد آتے ہیں اور روزانہ ہی آپ کا تذکرہ یہاں احباب کی محفلوں میں ہوتا ہے۔

انگلستان میں یوں تو بہت ساری اردو محفلیں منعقد ہوتی رہتی ہیں لیکن وانڈزورتھ کے علاقہ میں جہاں کثیر تعداد میں احمدی احباب آباد ہیں۔ ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر حضور اجازت مرحمت فرماویں تو میں ایک ایسا ادارہ اپنی ذاتی حیثیت میں قائم کروں حضور نے ازراہِ شفقت اجازت کے ساتھ اس کی کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائی۔ چنانچہ حضور کی اس حوصلہ افزائی سے شہ پاکر میں نے "بزم شعروادب" برطانیہ کی داغ بیل ڈال دی ہے۔ بزم کا پہلا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۷ جون کو منعقد ہوا۔ حاضری ۶۰ کے قریب رہی۔ نہایت کامیاب اجلاس تھا۔ میں نے ابتداء میں بزم کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ اور پھر حاضرین کو دعوت عام دی کہ بزم کی ترقی وکامیابی کے سلسلہ میں تجاویز۔ آراء وغیرہ پیش کریں۔ مکرم امیر صاحب برطانیہ آفتاب احمد خان صاحب نے تجویز پیش کی کہ اس بزم کی شاخیں سارے برطانیہ میں قائم کی جائیں۔ اور وقتاً فوقتاً غیر از جماعت شعراء۔ ادباء اور اردو زبان کی ترویج واشاعت میں سرگرم احباب کو بھی مدعو کیا جایا کرے۔

اب بزم کا دوسرا اجلاس ۱۵ جولائی کو منعقد ہوگا۔ میں نے اس تقریب کے لئے پروفیسر رالف رسل کو بلایا ہے۔ انہیں اگر آپ ذاتی طور پر نہ بھی جانتے ہوں تو ان کا نام ضرور سنا ہوگا۔ غالب اور مغلیہ دور کے شعراء پر تحقیقی مقالے اور کتب کے مصنف ہیں۔ اردو نہایت صاف بولتے ہیں۔ سکول آف افریقن اینڈ اورنیٹل سٹڈیز سے حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ وہاں اردو زبان کے استاد تھے۔

اگر مناسب خیال فرماویں تو یہ مختصر روداد الفضل میں شائع کر دیں تا ریکارڈ ہو جائے۔ اس بزم کے سیکرٹری منصور احمد صاحب چوھدری اور نائب سیکرٹری مقبول احمد صاحب ناصر منتخب ہوئے ہیں۔ صدارت مستقلاً میرے پاس ہے۔

(بشیر احمد رفیق)

رپورٹ خدمت خلق

جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مستحقین کی خدمت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت بھی جماعت ھذا نے مختلف خاندانوں میں بچوں اور بچیوں کے رشتے کروانے کے سلسلہ میں دورہ جات، ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعہ جو رابطے قائم کئے ان کی تعداد درج ذیل ہے۔

تعداد خطوط: ۱۴۷

مشورے: ۲۵۵

دورہ جات: ۲۵۹

مذکورہ کارروائی کے ذریعہ شعبہ رشتہ ناطہ کو ۳۲ خاندانوں میں رشتہ ازدواج قائم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس کار خیر پر جماعت نے کل ۱۱٫۵۶/- روپے خرچ کئے۔ جماعت احمدیہ نے بھوکوں محتاجوں کو بھوک و افلاس سے نجات دلانے کیلئے مبلغ ۱۶۰۰۰/- روپے کی رقم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائی۔ جماعت مذکور نے حسب سابق ۲۱ نادار مریضوں کو مبلغ ۱۲۱۶/- روپے کی ادویات خرید کر دیں۔ ایسے ہی متعدد بیوہ عورتوں، محتاجوں اور غریب طلباء وطالبات کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کل مبلغ ۱۱۶۵/- روپے محض للہ خرچ کئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کراچی کو خدمت خلق ایسے عظیم مشن کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق و سعادت فرمائے۔

(صدرالدین صاحب کھوکھر سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کراچی)

کامیابی بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک نمایاں فضل ہے۔ اگر آپ کا کوئی بچہ یا عزیز کسی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرے تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہم اسے اخبار میں شائع کریں اور اس طرح سارے احباب جماعت آپ کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں اور اللہ تعالیٰ کے شکریہ کا اظہار کرسکیں اس طرح اگر آپ کو بھی زندگی کے کسی شعبہ میں کوئی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔

کیا آپ نے خط پر اپنے نام اور پتہ کے علاوہ تاریخ تحریر بھی لکھی ہے یا نہیں۔ مہربانی فرما کر تاریخ ضرور لکھیے کہ یہ خط اور خط کے موضوع کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منتشر یادیں

از محمد سعید احمد
لاہور چھاؤنی

دروازہ! قیام پاکستان سے قبل قادیان کے محلہ دارالعلوم میں سلسلہ احمدیہ کے جید اور نامور عالم حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر نازل ہوں) نے اپنا ذاتی مکان بنوایا۔ ایک دوست نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت دروازوں کی موٹائی کچھ کم ہے عام طور پر بنائے جانے والے دروازوں کی نسبت آپ کے تعمیر کردہ گھر کے دروازوں کے تختے نازک دکھائی دیتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ دروازہ علامت ہوتا ہے اس امر کا کہ عام شریف شہری کی حد یہاں ختم ہوتی ہے۔ اور گھر کے مکینوں کی حد شروع ہوتی ہے۔ اس گھر کے اندر داخلہ کے لئے مسنون اور معروف طریق اختیار کیا جائے۔ غیر شریف آدمی کے مکان کے اندر داخلہ کے طریق کار سے دروازوں کے تختوں کی موٹائی کا کوئی تعلق نہیں۔

تقسیم برصغیر کے بعد ہماری مدنی زندگی اور رہن سہن میں بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ اب اقدار قدرے مختلف ہیں۔ شاید اسی لئے پچھلے دنوں ننکانہ صاحب (اور بعض دوسری جگہوں پر) دو درجن کے قریب احمدیوں کے گھروں کے مضبوط اور موٹے تختوں کے بنے ہوئے دروازے فی سبیل اللہ فساد کرنے والوں اور اپنی ذمہ داری سے غافل انتظامیہ کے لئے سدّ راہ نہ بن سکے۔

انکار! حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) پاکستان کے وزیر خارجہ تھے کسی تقریب میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ خاکسار تعلیم سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عملی زندگی کے بارے میں نصیحت کرنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا کہ تم نصیحت کے کیوں طلبگار ہو۔ میں نے عرض کیا کہ صحت نیت کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی سعی کروں گا۔ فرمایا "انکار کرنا سیکھو" میرا چہرہ سپاٹ دیکھ کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بات سمجھے نہیں خاکسار نے عرض کیا کہ بات کچھ ایسی ہی ہے۔ پھر فرمایا کہ مشرقی طور وطریق اور خاص طور پر ہم پاکستانیوں کی یہ عادت ہے کہ کوئی رشتہ دار، عزیز یا دوست جائز ناجائز کام کی سفارش کرے تو فوراً ہاں کر دیتے ہیں۔ جی آپ کا کام نہیں کریں گے تو اور کس کا کریں گے۔ حالانکہ کام کی حامی بھرتے وقت اس کام کے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا اس سے اخلاقی جرأت کا فقدان ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کو ہمت کے ساتھ صاف انکار کر دینا چاہیئے کہ یہ غلط کام ہے یا میرے اختیار سے باہر ہے اس لئے معذرت چاہتا ہوں فرمایا کہ شروع شروع میں مشکلات ہوں گی۔ پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ آدمی غلط کام نہیں کرتا۔ حضرت چوہدری صاحب کی اس نصیحت نے اس عاجز کو سرکاری ملازمت میں بہت فائدہ دیا۔

آج کل کے معاشرہ میں شاید اس نصیحت سے استفادہ مشکل ہو کیونکہ غلط اور صحیح۔ جائز اور ناجائز کی تفریق تقریباً مٹ چکی ہے۔ اوپر والوں کے حکم پر قتل بھی ہو جاتے ہیں۔

شہید ــــ مرکز ربوہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کا انتظام مرکز میں کیا گیا۔ طلباء کا قیام لنگر خانہ میں تھا۔ جس کے نگران حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) تھے۔ محترم حکیم صاحب کی طبیعت جلال و جمال کا حسین مرقع تھی۔ اس وقت جوانی میں تو سمجھ نہ پائے کہ وہ کب خوش ہوتے ہیں۔ اور کس بات سے ناراض ہو جاتے ہیں مگر اب ان کی باتیں اور عمل خوب سمجھ میں آگئے ہیں۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، ہر حرکت اور سکون عین آسمانی طریق کے مطابق تھا۔ اس وقت غالباً ربوہ میں بجلی نہ آئی تھی۔ اس لئے گرمی کے موسم میں ہاتھ سے جھلنے والے پنکھے استعمال ہوتے تھے۔ ایک روز دوپہر کلاس کے آرام اور مطالعہ کا وقت تھا۔ طلباء انفرادی مطالعہ اور سوال و جواب میں مشغول تھے۔ محترم حکیم صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ اور شریک گفتگو ہو جاتے تھے۔ ایک طالب علم کے ہاتھ کا پنکھا اس سے ٹوٹ گیا اس نے کم علمی اور سادگی سے بلند آواز سے کہا کہ لو جی یہ پنکھا تو شہید ہو گیا ہے۔ محترم حکیم صاحب نے فوراً سرزنش فرمائی اور اس نوجوان کو استغفار کرنے کو کہا فرمایا کہ شہید کا تو بہت بلند مقام ہے تم نے اس مقدس اصطلاح کا غلط استعمال کیا ہے۔ آئندہ محتاط رہنا۔ انکی اس فہمائش کا اثر خاکسار کی طبیعت پر ابھی تک ہے۔ اور اپنی گفتگو میں محتاط رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جائز کام! تعلیم الاسلام کالج ابھی لاہور میں تھا اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر نازل ہوتی رہیں) پرنسپل تھے۔ خاکسار کو ایک صاحب اختیار غیر از جماعت شخص سے کام تھا۔ پتہ چلا کہ یہ صاحب اس وقت کے حضرت میاں ناصر صاحب کے دوست تھے۔ اس لئے یہ عاجز حضرت میاں صاحب کی خدمت میں تعارفی خط حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ میری بات سن کر آپ نے اپنے ذاتی پیڈ پر سفارشی چٹھی لکھ دی جو میں نے کھڑے کھڑے ان کے سامنے پڑھی۔ آخری فقرہ یہ تھا کہ:۔

"امید ہے آپ اس عزیز کا جائز کام کر دیں گے"۔

میری نادانی اور ناسمجھی دیکھئے کہ میں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ اس طرح تو میرا کام نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ شاید قواعد کے مطابق نہ تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

"عزیز من میں تو صرف جائز کام کی سفارش کر سکتا ہوں۔ اسی کی ہمیں تعلیم و تلقین ہے"۔

آپ کا ارشاد ایسا دلسوز تھا کہ پھر کبھی مجھے غلط کام کروانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی ناجائز کام کروانے کی سفارش چاہی۔

فرقت! چند سال ہوئے ایک نجی ملاقات میں بزرگوارم محترم نسیم سیفی صاحب نے ایک بہت عمدہ اور روحانی نکتہ بیان فرمایا جس کا میری طبیعت پر آج تک اثر ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سے آج کل حالات کی وجہ سے جدائی ہر احمدی کو شاق گزرتی ہے۔ اور وہ شب و روز خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہا ہے کہ جلد حالات میں مثبت تبدیلی پیدا ہو۔ شروع شروع میں اس کیفیت کا اظہار برملا زیادہ ہوتا تھا۔ کیونکہ پاکستانی احمدیوں کے لئے یہ نیا روحانی تجربہ تھا۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے فرمایا کہ:۔

"میری حالت دیکھیں کہ ایک لمبا عرصہ پاکستان سے باہر خدمت دین کی وجہ سے رہنا پڑا۔ اور اس طرح قدرت ثانیہ کے مظاہر سے فرقت اور جدائی کی قربانی دینی پڑی۔ اور اب مرکز میں آیا ہوں تو موجودہ امام جماعت کو مرکز سے باہر جانا پڑا"۔ پھر بڑی بشاشت سے فرمایا:۔

"اللہ کی رضا کے لئے سب کچھ قبول کرنا پڑتا ہے۔ البتہ دعاؤں میں سوز و گداز بڑھ جاتا ہے"۔

سیر و تفریح! دو سال قبل خاکسار کو سوئٹزرلینڈ جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک مخلص احمدی سوئس دوست کے ہاں قیام تھا۔ بطور میزبان انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ سوئٹزرلینڈ میں کہاں کہاں جانا پسند کروں گا۔ میں نے اپنے حالات کے مطابق اور خصوصاً انجنیئرنگ کے پیشہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے ایک لمبی فہرست ان کو پیش کر دی۔ بڑی خندہ پیشانی سے سنتے رہے پھر فرمایا کہ:۔

"میرا تو حسن ظن یہ تھا کہ تم سب سے پہلے ان جگہوں پر جانا چاہو گے جہاں پر ہمارے تینوں مظاہر قدرت ثانیہ تشریف لے گئے تھے"۔

ان کی اس بات سے خاکسار بہت نادم ہوا۔ بلکہ جب کبھی یہ بات یاد آتی ہے۔ میرا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ کہ ایک سوئس مجھ سے بازی لے گیا۔

مقالہ نویسی کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی قریب آرہی ہے

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی قریب آرہی ہے۔ مجالس زیادہ سے زیادہ مقالے لکھوا کر مرکز کو ارسال کریں۔

یاد رہے کہ اس مقالے میں کوئی سے ایک عنوان پر مقالہ سپرد قلم کیا جا سکتا ہے۔

عناوین درج ذیل ہیں۔

۱۔ آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک
۲۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

دوسروں کے لئے عزت واحترام

آپ کے گھر میں آپ سے بڑے آپ کے ماں باپ اور بہن بھائی ہیں آپ کے محلہ گلی یا سوسائٹی اور ملک میں آپ سے زیادہ عمر والے لوگ ہیں۔ پھر آپ کے اپنے سکول اور دوسرے سکولوں کے استاد یا اساتذہ ہیں ان تمام کی عزت کی جانی چاہیئے۔ عزت کرنے سے ہی عزت ملتی ہے۔

اگر آپ دوسروں کی اور خاص طور پر بڑوں کی عزت کریں گے تو دوسرے لوگ بھی آپ کی عزت کریں گے۔

خوش قسمت ہے وہ شخص جو دوسروں کی عزت کرتا ہے۔ اور کتنا بد قسمت ہے وہ شخص جس کے دل میں کسی کے لئے عزت نہیں ہے۔

اگر آپ اپنے بڑوں کی عزت نہیں کریں گے تو آپ ان کی دعاؤں سے محروم ہو جائیں گے ایسی صورت میں وہ آپ کو کیوں اچھا سمجھیں گے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ ان کی مدد اور حمایت سے محروم ہو جائیں گے جس کی یقیناً آپ کو زندگی کے ہر موڑ پر ضرورت ہوگی۔

اگر آپ اپنے استادوں کی عزت نہیں کریں گے تو یقیناً آپ ان سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اگر کچھ تھوڑا بہت ان سے سیکھ بھی لیا تو بھی زندگی میں آپ اس کا کوئی فائدہ ہرگز نہیں اٹھا سکیں گے۔ کیونکہ ایک بے ادب آدمی کبھی اچھی باتوں پر عمل نہیں کر سکتا

آپ کو کیسا لگے گا اگر آپ سے کم عمر بچے آپ کی عزت واحترام نہ کریں۔ یقیناً آپ اس بات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ بلکہ آپ کو اس بات پر غصہ آئے گا۔ اس بات سے آپ کو سمجھ آ جانی چاہیئے کہ خود آپ کو اپنے سے بڑوں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیئے اور اسی بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔ جب ہم اپنے سے بڑوں کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب صرف آپ کے والدین یا قریبی رشتہ دار نہیں ہوتا بلکہ آپ کو ہر اس شخص کی عزت و تکریم کرنی چاہیئے جو آپ سے بڑا ہو چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر برکات نازل کرے گا۔

مہربانی

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے بڑوں کی تو عزت کرتے ہیں لیکن اپنے سے چھوٹوں سے نرمی سے پیش نہیں آتے۔ وہ ان سے سخت کلامی سے پیش آتے ہیں، ان کو گالیاں دیتے ہیں بلکہ ان کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

یہ سب کچھ کرنے کے باوجود ان کو کبھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان کا یہ کردار مناسب نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ چھوٹوں کے لئے مناسب نہیں کہ بڑوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ وہ اس کی طاقت ہی نہیں رکھتے بلکہ اس لئے کہ ایسا کرنا کوئی اچھی بات بھی نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ آپ کو کھلی چھٹی ہے کہ آپ ان سے جس طرح چاہیں سلوک کریں آپ بھی تو کبھی ان کی طرح چھوٹے تھے کیا آپ کو کوئی ایسا شخص یاد ہے جو آپ سے سختی سے پیش آتا تھا؟ اور اب آپکے اس کے متعلق کیسے خیالات ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا سختی کرنا کوئی اچھی بات تھی؟ اس بات پر غور کریں تو آپ خود بخود اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہمیں چھوٹوں سے ہمیشہ نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ وہ اس کے مستحق ہیں، درحقیقت یہ ان کا حق ہے ان کو ان کا یہ حق ملنا چاہیئے۔ کیا وہ آپ کے بے شمار چھوٹے چھوٹے کام نہیں کرتے؟ یقیناً وہ کرتے ہیں۔ وہ ہر وقت آپ کی مدد کو تیار رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو محبت سے ان کو اپنے قریب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح سے وہ آپ کے کام اور بھی خوش دلی سے بجا لائیں گے۔ اور اس کی بجائے ان سے اگر آپ سختی سے پیش آئیں گے تو یقیناً وہ آپ سے دور ہوں گے۔ اگر ان کو موقع ملے تو بھاگ بھی جائیں گے۔ اور اگر وہ ایسا نہ بھی کر سکیں تو پھر بھی وہ آپ سے نفرت کرنے لگیں گے۔ اور جب بھی آپ ان کو کوئی کام کرنے کو کہیں گے تو بڑبڑاتے ہوئے اور بددلی سے کریں گے۔ بہر حال یقیناً وہ کام خوش دلی سے نہیں کریں گے۔ اگر کبھی ان سے چائے کا کوئی کپ ٹوٹ جائے یا اگر کوئی چھوٹا کوئی کتاب پھاڑ دے تو کیا ہوا جب آپ چھوٹے تھے تو آپ نے ایسا کوئی کام کبھی نہیں کیا تھا؟ اب بھی اگر آپ سے کوئی نقصان ہو جائے تو کبھی آپ اپنے آپ کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ آپ صرف ہنس پڑتے ہیں۔

براہ کرم اپنے سے چھوٹوں سے بھی اسی طرح پیش آئیں۔ جب ان سے بھی ایسا کوئی نقصان ہو جائے تو اس پر بھی ہنس کر درگذر کر دیا کریں۔

بقیہ: دورہ گوئٹے مالا

پہنچے تو آپ کے قیام کا انتظام شیراٹن ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ قریباً ساڑھے بارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے بیت الذکر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں سب سے پہلے حضور نے بیت الذکر کی محراب میں کھڑے ہو کر نوافل ادا کئے۔ بعد ازاں بیت الذکر کی باقاعدہ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر شہر کے معززین اور مختلف طبقہ فکر کی اہم شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔ ان معزز مہمانوں میں ملک کے نائب صدر لائسنشیاڈو ابرٹو کارپیو نکولی جناب ڈاکٹر کارلوشیل اڈمیٹ، منسٹر آف ہیلتھ اور جناب ڈاکٹر ادبرٹو اوڈری گوئنز منڈویا، وائس منسٹر آف ہیلتھ، نائب منسٹر فارن آفس یعنی نائب وزیر خارجہ جناب لائسنشیاڈو ارل ریویرا آریاس، وزارت داخلہ کے وائس منسٹر جناب لائسنشیاڈو کارلوس آگسٹو موریلز پریذیڈنٹ عدالت آئینی اور جناب لائسنشیاڈو ایبجا لوڈورو مالڈونا ڈولجوائری۔ بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے والے آرکیٹکٹ جناب سرجیو کارڈونا، انجینئر جناب سیلیپی کالکو نجولون کولون، سپروائزر مسٹر رال اور ان کی بیگم کارولینا ماسیلی۔ اور ایڈوائزر فار وائس منسٹر آف ہیلتھ جناب ڈاکٹر ہیوگو ہیرولڈو ہیریرا۔ وغیرہ معززین شامل ہوئے۔ اس موقع پر مہمانان کی تعداد تقریباً ۵۰۰ سو تھی تلاوت قرآن کریم مکرم اقبال احمد صاحب نجم نے کی۔ اور اس کا ترجمہ مکرم عطاء یحییٰ صاحب منصور نے پیش کیا اس کے بعد حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم کے چند اشعار مکرم خادم حسین صاحب آف کیلگری نے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد گوئٹے مالا کے نائب صدر صاحب نے گوئٹے مالا کی قوم کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ مذہبی آزادی ہمارے آئین کا حصہ ہے اور ہر شخص کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی کھلی آزادی ہے اور اس بیت الذکر کی تعمیر اپنی ذات میں اس آزادی کا اظہار ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن اور بائیبل میں کئی ایک حکمت کی باتیں ہیں جو سچائی پر مبنی ہیں۔

حضور کا خطاب

جناب نائب صدر صاحب آف گوئٹے مالا کے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میرے لئے یہ تاریخی موقع ہے کہ اس اہم موقع پر آپ کے ملک میں اس خوبصورت بیت الذکر کے افتتاح کے لئے آیا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے الفاظ میرا ساتھ نہیں دیتے کہ میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ ہماری پیدائش سے بھی کروڑہا سال پہلے اس کے احسانات ہم پر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ میں خدا کے شکر کے بعد گورنمنٹ آف گوئٹے مالا اور اس کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اس بات کی اجازت اور آزادی دی کہ ہم یہ بیت الذکر تعمیر کریں۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں کیتھولک عیسائیوں کی ایک بھاری اکثریت ہے۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی نوازش ہے حضور نے فرمایا کہ میں دنیا بھر میں ۱۲۰ ممالک میں پھیلے ہوئے ۱۰ ملین احمدیوں کی طرف سے دلی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس وقت سے میں نے اس ملک کی زمین پر قدم رکھا ہے میں آپ کی طرف سے لطف و مہربانی کے مظاہر دیکھ رہا ہوں۔ ائیرپورٹ پر جناب ڈپٹی ہیلتھ منسٹر صاحب ملے اور اسی طرح جناب ورکس پریذیڈنٹ صاحب منسٹر آف ہیلتھ اور دیگر معززین نے یہاں تشریف لاکر ہماری اس مجلس کو رونق بخشی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ صرف لطف و مہربانی ہی نہیں بلکہ یہ عاجزی اور انکساری ہے اور یہ وہ صفات ہیں جو خدا کی نظر میں مقبول ہیں

محترم چوہدری محمد الیاس کا منفرد مقام

حضور نے فرمایا کہ میں چوہدری محمد الیاس صاحب آف کیلگری کینیڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ہم ایک دولتمند جماعت نہیں لیکن ہم اپنے دلوں کے لحاظ سے دولت مند ہیں اور قربانی کرنے میں امیر ہیں۔ بڑے چھوٹے سب قربانی کرتے ہیں لیکن بعض اوقات بعض فیملیز سارے مشن کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہیں۔ چوہدری محمد الیاس صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنے ذرائع سے ساؤتھ امریکہ میں اپنی طرف سے اپنے والدین اور اپنی اہلیہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کی طرف سے سات مشن ہاؤس بنا کر پیش کرنے کا عہد کیا ہے۔ یہ آزادانہ اور رضاکارانہ قربانی کا پہلا مظاہرہ ہے یہ احمدیت کی تاریخ میں پہلی اور منفرد مثال ہے کہ انہوں نے نہ صرف مشن کے اخراجات برداشت کئے ہیں بلکہ خوبصورت بیت الذکر بھی تعمیر کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں نہ صرف بیت الذکر بلکہ عبادت گاہوں کی تعمیر کے مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خواہ سناگاگ (یہودیوں کی عبادت گاہ) ہو۔ ٹیمپل ہو — یا مندر ہو۔ تمام عبادت گاہیں بنیادی طور پر انسان کی حفاظت کے لئے تعمیر ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر ہونے والی عبادت گاہیں اس نیت سے بنائی جائیں کہ وہاں ایسے افکار کا پرچار ہو یا ایسے اعمال بجالائے جائیں جس سے بنی نوع انسان میں افتراق پیدا ہو۔ یہ خیال کلیۃً رد کئے جانے کے لائق ہے ایسی جگہیں تو باہمی محبت، مفاہمت، ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور رواداری کی تعلیم کے لئے ہوتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آخر پر میں ایک اور مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس کے لئے بیوت الذکر مندر اور عبادت گاہیں تعمیر ہوتی ہیں حضور نے فرمایا یہ جگہیں خدا کے گھر کہلاتی ہیں جب آپ اپنے کسی ایسے دوست کے گھر جاتے ہیں جسے آپ سے محبت ہو تو آپ بھی اسی طرح گھر کو سجانے کی — کوشش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بدقسمتی سے عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ تمام دنیا میں عبادت گاہیں اس اصل مقصد سے ہٹ کر دوسرے مقاصد کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ لوگ خدا سے ملنے کے لئے گرجوں اور عبادت گاہوں میں نہیں آتے بلکہ ایسے ہاتھ لگا کر واپس آجاتے ہیں اور جب عبادت گاہ سے واپس آتے ہیں تو خدا کا کوئی رنگ ساتھ نہیں لاتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر دنیا میں امن کا قیام ہمارا مقصد ہے تو نہایت ضروری ہے کہ ہم ان عبادت گاہوں کی طرف بامقصد طور پر جائیں۔ خدا سے ملنے کی غرض سے جائیں اور اس کی یاد ساتھ لائیں اور اس کا رنگ لے کر واپس لوٹیں۔ قرآن کریم میں ایسے متعدد حوالہ جات موجود ہیں کہ جو لوگ خواہ کسی بھی خدائی پیغام کو قبول کرتے ہوں اگر وہ اپنے ایمان باللہ میں مخلص ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اپنے اعتقاد کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتے ہیں تو ایسے لوگوں پر کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بنیادی پیغام ہے۔ اور میرا بھی آج آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ آپ جو بھی ہیں۔ اگر آپ مخلص ہیں اور جس خدا پر بھی آپ ایمان رکھتے ہیں اخلاص کے ساتھ اس پر ایمان رکھیں اور خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا۔ بنی نوع انسان کے ساتھ اپنے تعلق میں اظہار کریں تو آپ یقیناً خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والے ہوں گے۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر معززین کے ساتھ اس جگہ پر تشریف لے گئے جو کہ لوائے احمدیت اور گوئٹے مالا کا قومی پرچم لہرانے کیلئے مخصوص کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور اس سے قبل جناب وائس پریذیڈنٹ صاحب آف گوئٹے مالا نے گوئٹے مالا کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر نعرے بھی بلند کئے گئے۔ بعد ازاں جملہ مہمانان مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ اور اس موقع پر تمام مہمانوں کی خدمت میں ماکولات اور بعض تحائف پیش کئے گئے۔ اس افتتاحی تقریب میں کینیڈا اور امریکہ سے بھی بعض احباب جماعت تشریف لائے۔ ان سب کے اسماء بغرض ریکارڈ تحریر ہیں۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب آف کیلگری کینیڈا۔

۲۔ مکرمہ بشریٰ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب کیلگری کینیڈا۔

۳۔ مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب کیلگری کینیڈا۔

۴۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب والد مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب گولڈن بی سی کینیڈا۔

۵۔ مکرمہ اعجاز سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب گولڈن بی سی کینیڈا۔

۶۔ مکرم ڈاکٹر کریم احمد صاحب نعیم نیوجرسی امریکہ۔

۷۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر کریم احمد صاحب نعیم نیوجرسی امریکہ۔

۸۔ مکرم خادم حسین صاحب کیلگری کینیڈا۔

۹۔ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب سسکاٹون کینیڈا۔

۱۰۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب منصور سپین۔

۱۱۔ مکرم فضل الٰہی صاحب قمر۔ سپین۔

۱۲۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کلیولینڈ امریکہ۔

۱۳۔ مکرمہ آمنہ رحمت اللہ صاحبہ کلیولینڈ امریکہ۔

۱۴۔ عزیزہ رفیعہ بنت مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب۔ کلیولینڈ امریکہ۔

۱۵۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب کلیولینڈ امریکہ۔

۱۶۔ مکرمہ عزیزہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب۔ کلیولینڈ امریکہ۔

۱۷۔ عزیزہ صبا علی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب۔

۱۸۔ ثاقب علی صاحب ابن سید جعفر علی صاحب۔ کلیولینڈ امریکہ۔

اس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ اور حضور کے افراد قافلہ اور مقامی مربی سلسلہ سمیت تقریب کے احمدی شرکاء کی کل تعداد چوبیس بنتی ہے۔

(جاری ہے)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

• مکرم میاں روشن دین صاحب کا پوتا عزیز محی الدین ولد میاں ضیاء الدین احمد جرمنی میں بیمار ہے۔

• مکرم معین الدین صاحب کارکن الفضل کی ہمشیرہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ناک کا اپریشن ہوا ہے۔

• مکرم عبدالخالق صاحب کارکن صد سالہ جوبلی فنڈ کی اہلیہ صاحبہ بوجہ یرقان اور پتے میں پتھری ہونے کی وجہ سے بیمار ہے اپریشن تجویز ہوا ہے جو فضل عمر ہسپتال میں ہوگا۔

• — مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب آف راولپنڈی کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ انہیں بعض اور عوارض بھی لاحق ہیں۔

• — مکرم عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال کے پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے۔

• — مکرم مشتاق احمد صاحب (وزیر آباد) کو دوبارہ دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔ شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• — مکرم عبدالرحیم یونس صاحب آف کراچی کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں کمر کے نچلے حصہ میں تکلیف ہے۔

• — مکرم محمد ایوب صاحب صابر بن حکیم محمد افضل صاحب فاروقی آف اوچ شریف کو ایک حادثہ میں بازو کی ہڈی میں فریکچر آگیا تھا جس کا دوسری مرتبہ اپریشن ہو رہا ہے۔

• — عزیز محمد رفیق صاحب ولد مرزا محمد رشید صاحب کار کے حادثہ کے نتیجہ میں شدید طور پر علیل ہیں۔

• — مکرم حکیم سعد اللہ خاں صاحب سیالکوٹی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

قارئین الفضل کی خدمت میں ان سب احباب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

• میرے چھوٹے بھائی عزیزم آصف احمد خان نے میٹرک میں ۸۵۰/۶۲۱ نمبر لے کر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اسی طرح میری چھوٹی بہن عزیزہ صاعقہ سلطان نے اپنی کلاس ششم میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور میرے چھوٹے بھائی عزیزم طفیل احمد خان نے مڈل کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ان عزیز بہن بھائیوں کو آئندہ بھی اعلیٰ اور نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

(ارشاد احمد خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوہاٹ)

• میری بھتیجی عزیزہ شازیہ سعید بنت میجر ریٹائرڈ چوہدری سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ میٹرک کے امتحان میں بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئی ہیں۔ عزیزہ شازیہ سعید چوہدری محمد بوٹا صاحب سیالکوٹ شاپ ربوہ کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیزہ کی اس کامیابی کو مبارک کرے اور اسے آئندہ بھی دین و دنیا کی مزید کامرانیوں سے نوازے اس سلسلے میں مبلغ ۵۰/ روپے اعانت الفضل میں ارسال خدمت ہیں۔

(مبارکہ مسعود ماڈل کالونی کراچی)

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

★ ۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر نواز شریف جنہوں نے ایک روز قبل وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات سے انکار کیا تھا آج ملاقات کی دعوت منظور کر لی ہے اور کہا ہے کہ سیاست میں مذاکرات کے دروازے کبھی بند نہیں کئے جاتے۔

★ ۔ وفاقی کابینہ نے صوبائی حکومتوں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ غیر آئینی سرگرمیوں سے باز رہیں۔ کابینہ نے جس کے اجلاس کی صدارت محترمہ بے نظیر بھٹو کر رہی تھیں بعض صوبوں کی طرف سے صوبائی بنک قائم کرنے اور ٹیلی ویژن سٹیشن لگانے کی اطلاعات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ کابینہ نے کہا ہے کہ بعض صوبائی وزرائے اعلیٰ کے خارجہ پالیسی پر بیانات آئین کے منافی ہیں۔ تاہم کابینہ نے کہا ہے کہ وہ کسی صوبے پر کوئی دباؤ نہیں ڈالے گی۔

★ ۔ جنرل فضل حق کی گرفتاری کے خلاف سپریم کورٹ میں جو اپیل دائر کی گئی ہے اس کی سماعت دو جج صاحبان پر مشتمل بنچ کر رہا ہے۔

★ ۔ جاپان کے وزیراعظم مسٹر سوسوکی اونو نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان پر ایک داشتہ سے جنسی تعلقات کا سکینڈل بنایا گیا تھا۔ انہوں نے یہ استعفیٰ اپنی پارٹی کی ایوان خاص کے انتخابات میں شکست کے بعد دیا ہے۔

★ ۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان ایران ترکی اور افغانستان مل کر ایک مشترکہ سٹریٹیجک گروپ بنائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ فوجی میدان میں چاروں ملک مل کر اتحاد کریں۔

★ ۔ بھارت میں وزیراعظم راجیو گاندھی کی مبینہ بدعنوانیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپوزیشن کے ۱۰۶ اراکین نے بھارتی لوک سبھا سے استعفیٰ دے دیتے ہیں۔ بھارت کی پارلیمانی تاریخ میں مشترکہ طور پر استعفیٰ دینے کا یہ سب سے بڑا واقعہ ہے یاد رہے کہ چند ماہ کے بعد بھارت میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔

★ ۔ بری افواج کے سابق سربراہ جنرل کے۔ایم عارف نے حکومتِ پاکستان پر زور دیا ہے کہ چونکہ بھارت ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔ اس لئے پاکستان کو بھی ایٹم بم بنانا چاہیئے۔

★ ۔ چترال کے علاقے میں شدید زلزلہ کی وجہ سے جھٹکے محسوس کئے گئے پہاڑوں پر آگ بھڑک اٹھی۔

★ ۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقے اننت ناگ میں خونریز ہنگامے ہوئے۔ اننت ناگ کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

★ ۔ چین میں سیلاب سے ۱۵۰۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ دو بھارتی صوبوں میں ۲۰ افراد ہلاک ہوئے جبکہ بنگلہ دیش میں مزید ۲۰ افراد ڈوب گئے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سال اوّل (میڈیکل۔ پری انجنیئرنگ اور آرٹس گروپ) میں داخلہ کے لئے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی ہے۔ درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کاغذات کی مصدقہ نقول لف کریں۔

۱۔ تین عدد فوٹو پاسپورٹ سائز۔
۲۔ دوسرے بورڈ کا طالب علم ہونے کی صورت میں مائیگریشن سرٹیفکیٹ۔
۳۔ میٹرک کی سند۔ دو عدد
۴۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔

انٹرویوز: میڈیکل، پری انجنیئرنگ اور آرٹس گروپ بالترتیب ۲، ۳ اور ۵ اگست کو ہونگے۔ انٹرویو کے دن اصل سرٹیفکیٹس ضرور ساتھ لاویں۔

(ناظم امور طلباء)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے
انعامی مقابلہ

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے "سیرت حضرت فضل عمرؓ" کے عنوان پر احباب جماعت کو مقالہ لکھنے کی دعوت تھی تاحال مندرجہ ذیل دو بچیاں انعام کی مستحق قرار دی گئی ہیں۔ اور انہیں پانچ پانچ سو روپے کے خصوصی انعامات پیش کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ عزیزہ رخسانہ منان صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ
۲۔ عزیزہ مبارکہ شمس صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو (الوصیت)

ائیر کنڈیشنر • فریج • واشنگ مشین
ڈیپ فریزرز • ریگولیٹر اور وولٹیج سٹیبلائزر خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

فخر الیکٹرانکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون۔ ۶۵۸۳۵ - ۲۲۳۳۴۷

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ حجاب بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون: ۵۳۱۰۵، ۲۲۳۲۰۴
ڈیلرز: ریفریجریٹر، ائیر کنڈیشنر واشنگ مشین، ڈیپ فریزز کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی

ربوہ میں
ارجنٹ میل سروس کا اجراء

جناب ڈائریکٹر جنرل پوسٹ آفس اسلام آباد نے ربوہ شہر کے دیرینہ مطالبہ کو منظور فرما کر یکم اگست ۱۹۸۹ء سے U.M.S ارجنٹ میل سروس کا اجراء فرمایا ہے۔ جس کا باقاعدہ افتتاح یکم اگست ۱۹۸۹ء کو کیا جائے گا۔

ہیڈ پوسٹ ماسٹر۔ ربوہ

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE	چھوٹا قد کورس DWARFISHNESS COURSE	کمزوری جسم کورس BODY BUILDING COURSE	موٹاپا کورس OBESITY COURSE	مٹی چھوڑ کورس MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس	۱۰۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۲۵	قیمت -/۱۰۰	قیمت -/۴۵	قیمت -/۶۰	قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷